اور اس میں شامل لوگوں کو باور کرا دیا گیا کہ شمالی سوڈان نے اُن کا استحصال کیا ہے چنانچہ حصولِ آزادی کے بعد سوڈان کو سب سے پہلا چیلنج اِسی فوج کی طرف سے پیش آیا۔ ۱۹۵۵ء میں نفرت سے مغلوب ہو کر اِس فوج نے جنوب میں بے دردی سے مسلمان عورتوں، بچوں اور بوڑھوں تک کا قتلِ عام کیا۔ بغاوت کے علمبردار کیتھولک تھے اور اس کا بڑا مقصد سوڈان کے شمالی اور جنوبی حصوں کے درمیان بداعتمادی کی خلیج کو وسیع کرنا تھا جسے آج تک پاٹا نہیں جاسکا۔

زیر نظر کتاب کے مصنّف کی رائے میں جنوبی سوڈان میں موجودہ انسانی المیے کا حل صرف اسلام کے پاس ہے جسے اب وہاں موقع ملنا چاہیے، اور کتاب کے آخری ابواب میں اِس امکان کا دِقّت نظر سے جائزہ لیا گیا ہے۔

کتاب سوڈان کی تاریخ و سیاست سے دلچسپی رکھنے والوں کے ساتھ ساتھ اُن افراد کے لیے بہت مفید ہے جو عیسائی۔ مسلم روابط کے مطالعے اور بین المذاہب مکالمے میں شریک ہیں۔ (ادارہ)

مراسلت

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر محمد ایوب خان، لاہور

["عالم اسلام اور عیسائیت" کے شمارہ بابت مئی ۱۹۹۲ء میں جناب کنول فیروز کے مراسلے اور ہماری گذارشات کو قارئین نے دلچسپی سے پڑھا ہے۔ جن افراد نے تحریری طور پر اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے، اُن میں سے لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد ایوب خان کا نقطۂ نظر ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل صاحب مذاہب کے تقابلی مطالعے سے دلچسپی رکھتے ہیں اور عیسائیت کے حوالے سے اُن کی تحریریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ تقریباً سال بھر سے "محقّق" کے نام سے ایک ماہنامہ مرتّب کر رہے ہیں۔ مدیر]

"رسالہ [عالم اسلام اور عیسائیت] بابت مئی ۱۹۹۲ء میں جناب کنول فیروز کا لفظ عیسائیت پر اعتراض بے وزن ہے۔ بائبل میں مسیح کا لفظ نجات دہندہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ بابل کی قید سے رہائی دلانے والے بادشاہ کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہود آج بھی اصلی مسیح کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام یہود کے نجات دہندہ ثابت بھی نہیں ہوئے، خواہ اس کی وجہ یہود کا کفر تھا کیوں کہ عیسیٰ علیہ السلام اُن کی ہلاکت کی خبر دے گئے اور ۷۰ عیسوی میں یہود قتل ہوئے اور ملک بدر ہوئے۔ ہیکل جلا دیا گیا اور آج تک نہیں بنا۔ آج بھی وہ یروشلم میں برطانیہ اور امریکہ کی وجہ سے بیٹھے ہیں اور پھر نکالے جائیں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی کہانی کوئی دو سو سال بعد یونانی میں لکھی گئی اور وہاں ان کا نام Jesus لکھا گیا ہے جسے یسوع پڑھا جاتا ہے اور انگریز جیسس کہتا ہے۔ عربی میں یہی لفظ عیسیٰ ہے۔ لہٰذا اُنہیں اُن کے نام عیسیٰ سے پکارنا ہی صحیح ہے۔ لقب سے پکارنا غلط ہے ----"